سوال

(41) منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قطعی رات کے وقت دفن کرنے کو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قطعی رات کے وقت دفن کرنے کو۔ عمرو اس مسئلہ کی تفسیر کا مثلاشی ہے۔ ازروئے شرع شریف کے جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رات کے وقت مردہ دفن کرنا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت کے زمانہ میں ایک شخص تھے کہ رات کو ان کا انتقال ہوگیا۔ اور رات ہی کو لوگوں نے ان کو دفن بھی کردیا۔ پھر صبح ہوئی اور آنحضرت ﷺ کے پاس یہ واقعہ بیان کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ کو کیوں خبر نہ کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کی قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ان پر جنازہ کی نماز پڑھی۔ منتقی میں ہے۔

((عن ابن عباس قال مات انسان کان رسول اللہ ﷺ یعودہ فمات باللیل فدفن لیلاً فلما اصبح اخبروہ فقال ما منعکم فی قالوا کان اللیل فکرھنا وکانت ظلمة ان نشق علیک فاتی قبرہ فصلی علیہ رواہ البخاری وابن ماجہ وقال البخاری ودفن ابو بکر لیلًا))

''عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک آدمی رات کے وقت فوت ہوگیا رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت (بیمار پرسی) کرتے تھے، اور رات ہی کو اس کو دفن کردیا گیا۔ جب صبح ہوئی تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی انہوں نے کہا رات تھی اور اندھیرا تھا۔ آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا پھر آپ اس کی قبر پر آئے اور نماز پڑھی۔''

جب لوگوں نے رات کو دفن کرنے کا اپنا واقعہ بیان کیا تو آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا بلکہ ی فرمایا کہ مجھ کو کیوں نہ خبر کی میں بھی تمہارے دفن میں شریک ہوتا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ بعض حدیث سے ممانعت کا شبہ ہوتا ہے چنانچہ منتقی میں ہے۔

((عن جابر ان النبی ﷺ خطب یوماً فذکر رجلا من اصحابہ قبض وکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجوا النبی ﷺ ان یقبر الرجل لیلا حتی یصلی علیہ الا ان یضطر انسان الی ذلک وقال النبی ﷺ اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ رواہ احمد ومسلم وابوداؤد))

''نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ذکر کیا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے اور معمولی قسم کا کفن دیا گیا ہے اور اسے رات ہی میں دفن کیا گیا تو نبی ﷺ نے ڈانٹ کر منع فرمایا کہ کسی آدمی کو رات کو دفن نہ کیا جائے تاکہ اس پر جنازہ کی نماز کثرت سے پڑھی جائے۔ ہاں اگر مجبوری ہو تو علیحدہ بات ہے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھلائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔''

لیکن فی الحقیقت اس سے ممانعت نہیں ثابت ہوتی کیونکہ حدیث کا لفظ یوں ہے۔ ((فزجر النبی ﷺ ان یقبر الرجل لیلا حتی یصلی علیہ)) اس جملہ سے صاف ثابت ہے کہ رات کے وقت دفن کرنا مطلقاً ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ بغیر نماز کے رات کو دفن کرنا ممنوع ہے۔ لہٰذا زید کا مطلقاً یہ کہنا کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قطعی رات کے وقت دفن کرنے کو صحیح نہیں ہے۔ ہاں البتہ بغیر نماز پڑھے رات کو دفن کرنا ممنوع ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے خلاصہ یہ کہ رات کو مردہ دفن کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق:... اگر رات کو تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ ہو سکے۔ تو رات کو دفن کرنا بلاشبہ جائز و درست ہے ((کما یدل علیہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ المذکور)) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رات ہی کو دفن کیے گئے تھے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رات ہی کو دفن کی گئی تھیں۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

((استدل المصنف (ای الامام بخاری رحمہ اللہ) للجواز ای لجواز الدفن باللیل) بما ذکرہ من حدیث ابن عباس ولم ینکر النبی ﷺ علیہم دفنھم ایاہ باللیل بل انکر علیہم عدم اعلامھم بامرہ واید ذلک بما صنع الصحابۃ بابی بکر وکان ذلک کالاجماع مھم علی الجواز وصح ان علیا دفن فاطمۃ لیلا انتہی ملخصاً))

''امام بخاری نے ابن عباس کی حدیث سے رات کو دفن کرنے کے متعلق استدلال کیا ہے اور کہا کہ نبی ﷺ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا بلکہ ان کو اطلاع دینے کی وجہ سے زجر کی اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتا ہے کہ صحابہ نے حضرت ابو بکر کو رات کے وقت دفن کیا تو یہ ایک طرح کا اجماع ہوا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا۔''

قاضی شوکانی نیل صفحہ ۲۳۱ جلد ۳ میں لکھتے ہیں۔

((والاحادیث المذکورۃ فی الباب تدل علی جواز الدفن باللیل وبہ قال الجمھور وکرہ الحسن البصری واستدل بحدیث ابی قتادہ وفیہ ان النبی ﷺ زجران یقبر الرجل لیلا حتی یصلی علیہ واجیب عنہ ان الزجر منہ ﷺ انما کان لترک الصلٰوۃ لا للدفن باللیل اولاجل انھم کا نوا یدفنون باللیل لرداۃ الکفن فالزجر انما ھو لما کان الدفن باللیل مظنۃ اساءۃ الکفن کما تقدم فاذالم یقع تقصیر فی الصلٰوۃ علی المیت وتکفینہ فلا باس بالدفن لیلا۔ واللہ اعلم))

(کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفاء الہ عنہ) (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۳۹۴) (محمد شمس الحق)

''اس باب میں مندرجہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ رات کو مردے کو دفن کرنا جائز ہے جمہور کا یہی مذہب ہے حسن بصری اسے مکروہ جانتے ہیں۔ اور انہوں نے ابو قتادہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ترک نماز کی وجہ سے ممانعت کی ہے نہ کہ رات کو دفن کرنے سے اور اس سے بھی رات کو وہ روی سا کن دے دیا کرتے تھے اور جب نماز جنازہ اور کفن میں تقصیر نہ ہو تو پھر رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

((قولہ بحدیث ابی قتادۃ کذا فی النیل والصواب بحدیث جابر کما لا یخفی علی من طالع فی النیل باب استجاب احسان الکفن وباب الدفن لیلا۔ ۱۲ عبدالرحمن مبارکپوری عفی عنہ))

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد05ص68

محدث فتویٰ